تیسیر مصطلح الحدیث سولا جوابا

((الفصل الاول))

سوال :::

ہم تک پہنچنے کے اعتبار ســـــے خبر کی کتنی اور کون کون سی اقسام ہیں ؟؟؟

جواب :::

ہم تک پہنچنے کے اعتبار سے خبر کی دو اقسام ہیں :::

(1) اگر خبر کے بے شـــمـار طرق ہوں تو اس کو متواتر کہتے ہیں---

(2) اگر خبر کے متعدد (یعنی جن کو گنا جاسکتا ہے) طرق ہوں تو اسے خبر واحد کہتے ہیں----

سوال :::

متواتر کی لغوی و اصطلاحی تعریف اور اصطلاحی تعریف کا معنی بیان کریں---

جواب :::

((لغوی تعریف))

متواتر اسم فاعل کا صیغہ ہے اور "تواتر" سے مشتق ہے---
عربی میں کہا جاتا ہے "تواتر المطر" بارش لگاتار برس رہی ہے یعنی "تتابع نزولہ" بارش کا نزول پے در پے ہورہا ہے----

((اصطلاحی تعریف))

متواتر کی اصـــطلاحی تعریف یہ ہے کہ اتنے زیادہ لوگ اســـے روایت کریں کہ ان لوگوں کا جھوٹ پر جمع ہونا محال ہو----

((تعریف کا معنی))

متواتر وہ حدیث یا خبر ہے جسے ہر طبقے میں اتنے زیادہ راوی روایت کریں کہ عقل بھی عادۃ اس بات کو تســـلیم نہ کرے کہ ان لوگوں نے جھوٹی بات پر اتفاق کیا ہے----------

سوال :::

متواتر کی کتنی اور کون کون سی شرائط ہیں؟؟؟

جواب :::

متواتر کی چار شرائط ہیں :::

(1) اس روایت کو کثیر لوگوں نے روایت کیا ہو۔۔۔کم از کم کتنے لوگوں پہ کثرت کا اطلاق ہوتا ہے اس بات میں اختلاف ہے لیکن ایک مختار قول کے مطابق کم از کم دس لوگوں پہ کثرت کا اطلاق ہوتا ہے۔۔۔۔

(2)یہ کثرت ہر طبقے میں پائی جائے۔۔۔۔

(3)عقل ان تمام راویوں کے جھوٹ پر جمع ہونے کو محال جانے۔۔۔

(4)خبر لینے کے جو ذرائع یا اسباب ہیں وہ افعال حسیہ میں سے ہوں مثلا ::: ہم نے سنا ،، ہم نے دیکھا یا ہم نے چھوا۔۔۔۔۔

اگر خبر افعال حسیہ کے ذریعے نہ لی جائے بلکہ اس کا معتمد عقل ہو مثلا ::: عقل کے پیچھے لگ کر یہ کہنا کہ عالم حادث ہے تو اس وقت اس خبر کو متواتر نہیں کہا جائے گا۔۔۔۔۔

سوال :::

متواتر کا حکم تحریر کریں---

جواب :::

متواتر علم ضـــــروری یعنی علم یقینی کا فـائدہ دیتـا ہے---وہ علم یقینی کہ انسـان اس کی تصـدیق کرنـے پہ مجبور ہو جائے اس بندے کی طرح جو اپنے آنکھوں دیکھے واقعے کی تصدیق کرتا ہے---

اســی وجہ ســـے تمام اخبار متواترہ مقبول ہیں اور ان کے راویوں کے احوال کے بـارے میں بحـث کرنـے کی کوئی حاجت نہیں----

سوال :::

خبر متواتر کی کتنی اور کون کون سی اقسام ہیں؟؟؟

جواب :::

خبر متواتر کی دو اقسام ہیں :::

(1) متواتر لفظی

(2) متواتر معنوی

سوال :::

متواتر لفظی اور معنوی کی تعریفات مع امثلہ ذکر کریں ----

جواب :::

((متواتر لفظی))

متواتر لفظی وہ متواتر جس کے الفاظ اور معنی دونوں متواتر ہوں---

مثلا :::

من کذب علی متعمدا فلیتبوأ مقعدہ من النار-----

((متواتر معنوی))

متواتر معنوی وہ متواتر جس کا صرف معنی متواتر ہو الفاظ متواتر نہ ہوں----

مثلا :::

دعا میں ہاتھ اٹھانے والی حدیث۔

اس معاملے میں نبی کریم صــــلی اللہ علیہ وآلہ وســـلم سے تقریباً سو احادیث وارد ہوئی ہیں ہر حدیث میں یہ بات موجود ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا میں ہاتھ اٹھائے۔۔لیکن کس طریقے ســــے اٹھائے ہیں اس میں اختلاف ہے اور کوئی بھی طریقہ حد تواتر کو نہیں پہنچتا۔۔۔۔

لیکن ان تمام احادیث میں صـــرف ایک بات مشــترک ہے اور وہ ہے ""ہاتھ اٹھانا""۔۔لہذا یہ حدیث لفظا متواتر نہیں بلکہ معنا متواتر ہے ۔۔۔۔

سوال :::

کیا کتب میں متواتر احادیث پائی جاتی ہیں؟؟؟ اگر پائی جاتی ہیں تو ان کی مثالیں ذکر کریں ۔۔

جواب :::

جی ہاں کتب میں متواتر ا حادیث پائی جاتی ہیں مثلا :::

حدیث حوض ،، موزوں پہ مسح کرنے والی حدیث ،، نماز میں رفع الیدین والی حدیث ،، وہ حدیث جس میں

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا نضر اللہ أمرا ----اور اس کے علاوہ کئی مثالیں ہیں---

سوال :::

اخبار متواترہ اور اخبار آحاد میں سے زیادہ تعداد کس کی ہے؟؟؟

جواب :::

اخبار متواترہ بھی اگرچہ بہت زیادہ ہیں لیکن اگر اخبار آحاد کی طرف دیکھا جائے تو اخبار متواترہ ان کے مقابلے میں بہت کم ہیں-----

سوال :::

کیا أخبار متواترہ کے بارے میں علماء نے مستقل طور پر کتب لکھی ہیں ؟؟؟

جواب :::

جی ہاں ،، علماء نے اخبار متواترہ کو جمع کرنے کا بڑا اہتمام کیا ہے۔۔ان کتب میں سے تین کتب کے یہ نام ہیں :::

(1) الأزهار المتناثرة فی الأخبار المتواترة

یہ کتاب علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے تصنیف فرمائی ہے۔۔۔۔

(2) قطف الأزهار

یہ کتاب بھی علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی ہے۔۔یہ کتاب پچھلی کتاب کا خلاصہ ہے۔۔۔۔

(3) نظم المتناثر من الحدیث المتواتر

یہ کتاب محمد بن جعفر الکتانی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھی ہے۔۔۔۔۔

((ألمبحث الثانی))

((خبر الآحاد))

سوال :::

خبر واحد کی لغوی اور اصطلاحی تعریف کریں---

جواب :::

((لغوی تعریف))

آحاد ""أحد"" کی جمع ہے واحد کے معنی میں ہے---خبر واحد وہ خبر جسے ایک شخص روایت کرے----

((اصطلاحی تعریف))

وہ خبر جس میں متواتر کی شروط نہ پائی جائیں---

سوال :::

خبر واحد کا حکم بیان کریں---

جواب :::

خبر واحد علم نظری کا فائدہ دیتی ہے---یعنی وہ علم جو نظر و استدلال پہ موقوف ہو----

سوال :::

خبر واحد کی طرق کی تعداد کے اعتبار سے کتنی اور کون سی اقسام ہیں؟؟؟

جواب :::

عدد طرق کے اعتبار سے اس کی تین اقسام ہیں :::

(1) مشہور (2) عزیز (3) غریب

((المشہور))

سوال :::

مشہور کی لغوی و اصطلاحی تعریف اور اس کی مثال ذکر کریں----

جواب :::

((لغوی تعریف))

"مشہور" اسم مفعول کا صیغہ ہے---جب کوئی شخص کسی بات کا اظہار یا اعلان کرتا ہے تو عربی میں اسے کہا جاتا ہے "شہرت الأمر" ((یعنی تم نے معاملے کو مشہور کردیا))---خبر مشہور کو اس کے

ظہور اور مشہور ہونے کی وجہ سے خبر مشہور کہا جاتا ہے----

((اصطلاحی تعریف))

خبر مشہور وہ خبر ہے جسے ہر طبقے میں تین سے زیادہ لوگ روایت کریں اور وہ حد تواتر کو نہ پہنچی ہو---

مثال :::

ان اللہ لا یقبض العلم انتزاعا ینتزعہ ------))

سوال :::

مستفیض کی لغوی اور اصطلاحی تعریف کریں---

جواب :::

((لغوی تعریف))

مستفیض """استفاض""" سے اسم فاعل کا صیغہ ہے---اور اس کے انتشار ((یعنی پھیلنے)) کی وجہ سے اسے مستفیض کہا جاتا ہے----

((اصطلاحی تعریف))

اصطلاحی تعریف میں تین اقوال ہیں :::

(1) یہ مشہور کے مترادف ہے----

(2) یہ مشہور سے خاص ہے---کیونکہ خبر مستفیض میں یہ شرط لگائی گئی ہے کہ اس کی سند کی دونوں اطراف برابر ہوں جبکہ مشـــہور میں یہ شـــرط نہیں لگائی گئی---

(3) دوســـرے قول کے برعکس خبر مســـتفیض خبر مشہور سے عام ہے----

سوال :::

مشہور غیر اصطلاحی کسے کہتے ہیں ؟؟؟

جواب :::

مشـــہور غیر اصـــطلاحی وہ خبر ہوتی ہیں جس میں مشـــہور کی شـــرائط نہ پائی جائیں لیکن وہ لوگوں کی زبانوں پر مشہور ہو----

سوال :::

مشہور غیر اصطلاحی کن کن خبروں پہ مشتمل ہوتی ہے؟؟؟

جواب :::

(1) وہ خبر جس کی کوئی سند نہ ہو----

(2) وہ خبر جس کی کثیر اسناد ہوں----

(3) وہ خبر جس کی اصلا کوئی سند نہ ہو ---

سوال :::

مشـــــہور غیر اصـــــطلاحی کی کتنی اقســـــام ہیں ذکر کریں---

جواب :::

مشـــہور غیر اصـــطلاحی کی کثیر اقســـام ہیں جن میں سے کچھ یہ ہیں :::

(1) وہ خبر جو صرف محدثین کے نزدیک مشہور ہو

مثلا ::: حدیث انس ((أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قنت شھرا بعد الرکوع علی رعل وذکوان))----

(2) وہ مشــہور غیر اصـطلاحی جو محدثین ،، علماء اور عوام میں مشہور ہو----

مثلا ::: ((المسلم من سلم المسلمون من لسانہ ویدہ))

(3) وہ مشــہور غیر اصـطلاحی جو فقہاء کے درمیان مشہور ہو ----

مثلا ::: ((أبغض الحلال الی اللہ طلاق))

(4) وہ مشـــہور غیر اصـــطلاحی جو اصـــولیین کے درمیان مشہور ہو ----

مثلا ::: ((رفع عن أمتی الخطأ والنسیان وما استکرھوا علیہ)) اس حدیث کو حاکم اور ابن حبان نے صـــحیح قرار دیا ہے---

(5) وہ مشـــــہور غیر اصـــــطلاحی جو نحویوں کے درمیان مشہور ہو ----

مثلا ::: ((نعم العبد صہیب لو لم یخف اللہ لم یعصہ))

اس حدیث کی کوئی اصل نہیں----

(6) وہ مشـہور غیر اصـطلاحی جو عوام میں مشـہور ہو---

مثلا ::: ((العجلۃ من الشیطان))-----اس کو امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے حسن قرار دیا ہے----

((یـہ تمـام احـادیـث جو اوپر ذکر کی گئی ہیں ان میں مشـــــہور کی شـــــرائط نہیں پائی جاتیں لیکن یہ خاص طبقوں کے درمیان مشہور ہوچکی ہیں اس لیے ان کو مشہور غیر اصطلاحی کہا جاتا ہے---))

سوال :::

مشہور کا حکم تحریر کریں---

جواب :::

مشہور چاہے اصطلاحی ہو یا غیر اصطلاحی اس پہ مطلقا صـــــحیح یا غیر صـــــحیح کا حکم نہیں لگایا جاسـکتا--بلکہ بعض مشہور احادیث صحیح ہوتی ہیں بعض حســـن ہوتی ہیں بعض ضـــعیف ہوتی ہیں بلکہ بعض مشـــہور تو موضـــوع بھی ہوتی ہیں---لیکن اگر مشـــہور اصـــطلاحی حدیث صـــحیح کے درجے تک پہنچتی ہے تو وہ عزیز اور غریب سے راجح ہوجائے گی-----

سوال :::

کیا مشہور غیر اصطلاحی کے بارے میں کوئی کتاب لکھی گئی ہے؟؟؟

جواب :::

جی ہاں مشـــہور غیر اصـــطلاحی کے بارے میں کئی کتب لکھی گئی ہیں تین کے نام درج ذیل ہیں :::

(1) امام سخاوی کی کتاب " المقاصد الحسنہ فیما اشتہر علی الأسنۃ"----

(2) امام عجلونی کی کتاب "" کشف الخفاء و مزیل الالباس فیما اشتہر من الحدیث علی ألسنۃ الناس""----------

(3) ابن دیبع شیبانی کی کتاب "" تمییز الطیب من الخبیث فیما یدور علی ألسنۃ الناس من الحدیث""----

((العزیز))

سوال :::

حدیث عزیز کی لغوی اور اصطلاحی تعریف کریں---

جواب :::

((لغوی تعریف))

عزیز صفت مشبہ کا صیغہ ہے---یہ عز یعز (مضارع مکسور العین یعنی باب ضرب یضرب) سے بنا ہے

جس کا مطلب ہے قلیل ہونا۔۔ یا پھر عز یعز (مضارع مفتوح العین باب فتح یفتح) سے بنا ہے جس کا مطلب ہے قوی و پختہ ہونا۔۔۔۔

اگر باب ضرب یضرب کا اعتبار کیا جائے تو عزیز کو عزیز کہنے کی وجہ یہ ہے کہ حدیث عزیز بہت تھوڑی پائی جاتی ہیں۔۔۔اگر باب فتح یفتح کا اعتبار ہو تو عزیز کو عزیز کہنے کی وجہ یہ ہے کہ یہ کسی دوسرے طرق کے ملنے سے قوی ہوتی ہے۔۔۔۔۔

((اصطلاحی تعریف))

حدیث عزیز وہ حدیث ہوتی ہے جس کی سند کے تمام طبقات میں دو سے کم راوی نہ پائے جائیں۔۔۔((اگرچہ دو سے زیادہ ہوں لیکن اگر کم از کم ایک طبقے میں بھی دو راوی پائے گئے تو اسے حدیث عزیز کہا جائے گا))۔۔۔

سوال :::

عزیز کی اصطلاحی تعریف کی شرح بیان کریں۔۔۔

جواب :::

حدیث عزیز کے کسی بھی طبقے میں دو سے کم راوی نہ ہوں اگرچہ بعض طبقات میں دو سے زیادہ پائے جائیں اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا مگر کم از کم ایک طبقے میں دو راویوں کا پایا جانا ضروری ہے---یہ ہی عزیز کی راجح تعریف ہے جیسا کہ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالیٰ نے تحریر فرمایا ہے----

سوال :::

بعض علماء کے نزدیک حدیث عزیز کی کیا تعریف ہے؟؟؟

جواب :::

بعض علماء کہتے ہیں وہ روایت جسے دو یا تین راوی روایت کریں حدیث عزیز کہلاتی ہے اور وہ(بعض علماء) عزیز کی بعض صورتوں میں عزیز اور مشہور میں فرق نہیں کرتے----

سوال :::

حدیث عزیز کی کوئی مثال بیان کریں۔۔۔

جواب :::

شیخین نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اور امام بخاری نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :::

تم میں سے کوئی اس وقت تک مؤمن نہیں ہوسکتا جب تک میں اس کے نزدیک اس کے والدین ،، اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہوجاؤں۔۔۔۔

((اس حدیث کو پہلے طبقے میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت انس رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے))

دوسرے طبقے میں حضرت انس سے قتادہ اور عبدالعزیز بن صہیب نے روایت کیا ہے۔۔۔

تیسرے طبقے میں قتادہ سے شعبہ اور سعید نے روایت کیا اور عبدالعزیز سے اسماعیل بن علیۃ اور عبدالوارث نے روایت کیا۔۔۔۔

اب چوتھے طبقے میں آکر تیسرے طبقے والوں میں سے ہر ایک سے((یعنی شعبہ ،، سعید ،، اسماعیل بن علیۃ اور عبدالوارث ان میں سے ہر ایک سے)) ایک ایک جماعت نے روایت کیا ہے----

حدیث عزیز کی یہ شرط تھی کہ کم از کم ایک طبقے میں دو راوی پائے جائیں اور یہاں صرف ایک طبقے میں نہیں بلکہ تین طبقات میں دو دو راوی پائے جارہے ہیں لہذا یہ حدیث عزیز ہے----

سوال :::

کیا علماء نے حدیث عزیز کے بارے میں کوئی کتاب لکھی ہے؟؟؟

جواب :::

علماء نے حدیث عزیز کے بارے میں کوئی علیحدہ کتاب نہیں لکھی۔۔کیونکہ ان احادیث کی تعداد بہت کم ہے اور اس کے بارے میں کتاب لکھنے کا کوئی بڑا فائدہ بھی نہیں تھا----

سوال :::

حدیث غریب کی لغوی اور اصطلاحی تعریف کریں۔۔نیز اصطلاحی تعریف کی شرح بھی کریں۔۔۔

جواب :::

((لغوی تعریف))

"غریب" صفت مشبہ کا صیغہ ہے۔۔یہ منفرد یا عزیز و اقارب سے دور رہنے کے معنی میں ہے۔۔۔

((اصطلاحی تعریف))

جس کو روایت کرنے میں راوی اکیلا رہ جائے۔۔۔

((تعریف کی شرح))

غریب سے مراد وہ حدیث جسے مستقل طور پر ایک بندہ روایت کرے۔۔یہ ایک شخص چاہے تمام طبقات میں پایا جائے یا بعض طبقات میں اس حدیث کو

غریب ہی کہا جائے گا حتی کہ اگر صـــرف ایک طبقے میں ایک شـــخص پایا جاتا ہے بقیہ طبقات میں ایک ســـے زیادہ ہیں تب بھی وہ حدیث غریب ہی کہلائے گی--کیونکہ اعتبار قلیل کا ہوتا ہے----

سوال :::

کیا حدیث غریب کا کوئی دوسرا نام بھی ہے؟؟؟

جواب :::

کثیر علماء یہ بات کہتے ہیں کہ حدیث غریب کا دوســـرا نام بھی ہے اور وہ ہے "فرد"--یہ علماء فرماتے ہیں کہ "غریب اور فرد" دونوں الفاظ مترادف ہیں---

لیکن بعض علماء کہتے ہیں کہ فرد اور غریب دونوں میں بڑا فرق ہے اور یہ علماء غریب اور فرد کو علیحدہ علیحدہ قسم کے طور پر شمار کرتے ہیں----

سوال :::

حافظ ابن حجر کا غریب اور فرد کے حوالے سے کیا مؤقف ہے؟؟؟

جواب :::

حافظ ابن حجر کے نزدیک یہ دونوں الفاظ لغوی اور اصطلاحی طور پر مترادف ہیں---

لیکن آپ رحمہ اللہ تعالیٰ یہ بھی فرماتے ہیں کہ اہل اصطلاح نے ان دونوں الفاظ کے درمیان کثرت استعمال اور قلت استعمال کے لحاظ سے فرق کیا ہے---

سوال :::

اکثر طور پر فرد اور غریب کا اطلاق کس پر ہوتا ہے؟؟؟

جواب :::

اکثر طور پر فرد کا اطلاق ""فرد مطلق "" پر اور غریب کا اطلاق "" فرد نسبی "" پہ ہوتا ہے----

سوال :::

غریب کی کتنی اقسام ہیں ؟؟؟

جواب :::

موضـــع تفرد ((یعنی غرابت کی جگہ)) کے اعتبار سے غریب کی دو اقسام ہیں :::

(1) غریب مطلق (2) غریب نسبی

سوال :::

غریب مطلق اور غریب نســبی کی تعریف لکھیں اور مثال بھی دیں---

جواب :::

غریب مطلق :::

غریب مطلق وہ حدیث ہوتی ہے جس کی ســـند کی اصـــل میں غرابت ہو یعنی اس کی اصـــل ســـند میں صـرف ایک شـخص اسـے روایت کررہا ہو ((اصـل

سند سے مراد صحابی والی طرف ہے اور صحابی سند کے حلقوں میں سے ایک حلقہ ہے یعنی جب کسی حدیث کو صرف ایک صحابی روایت کریں تو اس کو غریب مطلق کہا جاتا ہے))-----

مثال :::

""انما الاعمال بالنیات ""

اس حدیث کو صرف حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے ---کبھی کبھی ایسا ہوتا ہے کہ سند کے شروع سے لے کر آخر تک ہر طبقے میں ایک ہی راوی پایا جاتا ہے جبکہ کبھی کبھی ایسے ہوتا ہے کہ اس اکیلے راوی سے اس حدیث کو کئی راوی روایت کرتے ہیں----

غریب نسبی :::

غریب نسبی وہ حدیث ہوتی ہے جس کی سند کے درمیان میں غرابت پائی جائے یعنی اصل سند میں کئی راویوں نے اسے روایت کیا ہو لیکن ان کئی راویوں سے آگے صرف ایک راوی روایت کرے----

مثال :::

امام مالک زھری سے اور امام زھری حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ میں داخل ہوئے تو آپ کے سر مبارک پہ خود ((جنگی ہیلمٹ)) تھا---

امام مالک اس حدیث کو زھری سے تنہا روایت کررہے ہیں----

سوال :::

غریب نسبی کی وجہ تسمیہ کیا ہے ؟؟؟

جواب :::

غریب نسبی کو غریب نسبی کہنے کی وجہ یہ ہے کہ اس میں غرابت کسی معین شخص کی نسبت سے واقع ہوئی ہے-----

سوال :::

غریب نسبی کی اقسام بیان کریں----

جواب :::

غریب یا فرد کی ایسی اقسام بھی پائی جاتی ہیں جن کو غریب نسبی میں شمار کیا جاسکتا ہے کیونکہ غریب نسبی میں غرابت مطلقا نہیں ہوتی بلکہ کسی معین شخص کی طرف نسبت کرتے ہوئے غرابت حاصل ہوتی ہے-----

اس کی چند اقسام درج ذیل ہیں :::

(1) جس حدیث کو صرف ایک ثقہ راوی بیان کرے---

مثلا محدثین کا یہ کہنا ::: اس حدیث کو صرف فلاں ثقہ راوی نے بیان کیا ہے----

(2) ایک معین راوی کا دوسرے معین راوی سے اکیلا بیان کرنا----

مثلا محدثین کا یہ کہنا ::: اکیلے فلاں راوی نے فلاں راوی سے اس حدیث کو بیان کیا ہے----

اگرچہ اس حدیث کو دوسرے طرق سے اس کے علاوہ راویوں نے بھی روایت کیا ہو------

(3)صرف ایک شہر والوں یا ایک علاقے والوں نے اس حدیث کو روایت کیا ہو----

مثلا محدثین یوں کہیں ::: اس حدیث کو صرف اہل مکہ یا اہل شام نے روایت کیا ہے----

(4) ایک شہر یا ایک علاقے والوں نے تنہا کسی دوسرے شہر یا علاقے والوں سے حدیث روایت کی ہو----

مثلا محدثین کا یوں کہنا :::

اس حدیث کو اکیلے بصرہ والوں نے مدینہ والوں سے روایت کیا ہے یا اکیلے شام والوں نے حجاز والوں سے روایت کیا ہے----

سوال :::

کیا علماء نے غریب کی کوئی دوسری تقسیم بھی بیان کی ہے؟؟؟

جواب :::

جی ہاں

علماء نے سند اور متن کے غریب ہونے کے اعتبار سے حدیث غریب کی ایک دوسری تقسیم بھی بیان فرمائی ہے---

(1) سند اور متن دونوں کے اعتبار سے غریب ہونا :::

اس سے مراد وہ حدیث ہے جس کے متن کو روایت کرنے میں صرف ایک راوی ہو---

(2) صرف سند کے اعتبار سے غریب ہونا :::

اس سے مراد وہ حدیث ہے جسے صحابہ سے ایک جماعت نے روایت کیا ہو اور اسی حدیث کو کسی دوسرے صحابی سے صرف ایک بندے نے روایت کیا ہو---اس جیسی حدیث کے بارے میں امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ::: غریب من ھذا الوجہ----

سوال :::

کن کن کتب میں غریب احادیث پائی جاتی ہیں ؟؟؟

جواب :::

بہت ســـــی کتب میں غریب احادیث پائی جاتی ہیں ان میں دو یہ ہے :::

(1) مسند البزار

(2) المعجم الاوسط للطبرانی

سوال :::

غریب کے متعلق مشہور ترین تصانیف کون سی ہیں ؟؟؟

جواب :::

(1) غرائب مالک ((یہ کتاب امام دار قطنی کی ہے))

(2) الافراد ((یہ کتاب بھی امام دارقطنی کی ہے))

(3) السنن التی تفرد بکل سنۃ منھا اھل بلدۃ ((یہ کتاب امام ابو داؤد سجستانی کی ہے))---

((تقسیم خبر الآحاد بالنسبۃ الی قوتہ وضعفہ))

سوال :::

قوت و ضـــعف کے اعتبار ســـے خبر واحد کی کتنی اور کون سی اقسام ہیں ؟؟؟

جواب :::

خبر واحد ((چاہے وہ مشہور ہو یا عزیز ہو یا غریب)) قوت و ضعف کے اعتبار سے دو اقسام میں تقسیم ہوتی ہے----

(1) مقبول (2) مردود

سوال :::

مقبول و مردود کی تعریف کریں اور ان کا حکم بتائیں---

جواب :::

مقبول کی تعریف :::

مقبول وہ حدیث ہے جس کی خبر دینے والے کا سچ راجح ہو----

مقبول کا حکم :::

اس پر عمل کرنا اور اس سے دلیل پکڑنا واجب ہے----

مردود کی تعریف :::

مردود وہ حدیث ہے جس کی خبر دینے والے کا سچ راجح نہ ہو----

مردود کا حکم :::

اس سے دلیل نہیں پکڑی جاسکتی اور اس پہ عمل کرنا واجب نہیں ہے---

سوال :::

مقبول کی کتنی اور کون سی اقسام ہیں ؟؟؟

جواب :::

مختلف مراتب کے اعتبار سے اس کی دو بڑی اقسام ہیں (1) صحیح (2) حسن

پھر ان دونوں اقسام کی آگے دو دو اقسام ہیں اور یوں کل ملا کر مقبول کی چار اقسام بن گئی ہیں جو کہ درج ذیل ہیں :::

(1) صحیح لذاتہ

(2) حسن لذاتہ

(3) صحیح لغیرہ

(4) حسن لغیرہ

سوال :::

حدیث صـــحیح کی لغوی اور اصـــطلاحی تعریف بیان کریں----

جواب :::

لغوی تعریف :::

""صـــحیح"" بیمار کی ضـــد ہے---اس لفظ ((یعنی صحیح)) کا اجسام پہ حقیقی طور پر اطلاق ہوتا ہے جبکہ احادیث اور دوســـرے معانی میں مجازا اس کا اطلاق ہوتا ہے----

اصطلاحی تعریف :::

جس کی سند متصل ہو اسے نقل کرنے والے راوی شروع سے لے کر آخر تک عادل و ضابط ہوں اور یہ شاذ یا معلول نہ ہو-----

سوال :::

حدیث صحیح کی اصطلاحی تعریف کی شرح کریں----

جواب :::

مذکورہ تعریف ایسے امور کو شامل ہے جن کا حدیث میں مکمل طور پر پایا جانا ضـــروری ہے تاکہ حدیث صحیح ہو جائے---

وہ امور پانچ ہیں :::

(1) اتصال سند :::

اس کا مطلب یہ ہے کہ ہر راوی اپنے سے اوپر والے راوی سے ملاقات کرکے حدیث کو حاصل کرے اور یہ سلسلہ اول سے لے کر آخر تک ہو----

(2) عدالۃ الرواۃ :::

ہر راوی مسلمان ،، بالغ اور عاقل ہو---فاسق نہ ہو اور خلاف مروت کام نہ کرتا ہو----

(3) ضبط الرواۃ :::

ہر راوی تام الضـــبط ہو ((یعنی اس کا حافظہ قوی ہو))---خواہ وہ ســـینے میں یاد کرکے محفوظ کرے یا کتاب پہ لکھ کر محفوظ کرے----

(4) عدم الشذوذ :::

حدیث شـــاذ نہ ہو۔۔شـــاذ کا یہ مطلب ہے کہ کوئی ثقہ راوی اپنے سے زیادہ ثقہ راوی کی مخالفت کرے۔۔۔

(5) عدم العلۃ :::

حدیث معلول نہ ہو یعنی اس میں کوئی علت نہ پائی جائے اور علت ایســا مخفی اور پیچیدہ ســبب ہے جو حدیث کی صـــحت کو عیب دار بنادیتا ہے باوجود اس کے کہ حدیث کا ظاہر علت سے محفوظ لگتا ہے۔۔۔

سوال :::

حدیث صـــحیح کی شـــرائط کتنی اور کون کون ســـی ہیں؟؟؟

جواب :::

وہ شرائط جن کا حدیث صحیح میں مکمل طور پر پایا جانا ضروری ہے پانچ ہیں :::

(1) اتصال سند (2) عدالۃ الرواۃ (3) ضبط الرواۃ

(4) عدم العلۃ (5) عدم الشذوذ

اگر ان مذکورہ پانچ شرائط میں سے کوئی ایک بھی شرط نہ پائی گئی تو حدیث کو صحیح نہیں کہا جائے گا----

سوال :::

حدیث صحیح کی کوئی مثال دیں اور بتائیں وہ حدیث کس طرح صحیح ہے؟؟؟

جواب :::

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اپنی صحیح میں فرماتے ہیں ہمیں عبداللہ بن یوسف نے بتایا ،، عبداللہ بن یوسف کہتے ہیں کہ ہمیں امام مالک نے خبر دی اور امام مالک نے ابن شہاب سے انہوں نے محمد بن جبیر سے اور محمد بن جبیر نے اپنے والد جبیر سے روایت کی کہ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ

فرماتے ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نماز مغرب میں سورۃ طور کی تلاوت کرتے ہوئے سنا----

یہ حدیث صحیح ہے کیونکہ :::

(1) اس کی سند متصل ہے وہ اس طرح کہ ہر راوی نے اس حدیث کو اپنے شیخ سے سنا ہے اور رہی بات امام مالک ،، ابن شہاب اور ابن جبیر کے عنعنہ کی تو اس کا کوئی مسئلہ نہیں کیونکہ یہ تینوں راوی غیر مدلس ہیں----

(2) , (3) دوسری اور تیسری شرط تھی "" راوی کا عادل اور ضابط ہونا "" تو اس حدیث کے تمام راوی عادل اور ضابط ہیں وہ اس طرح کہ :::

عبداللہ بن یوسف ::: ان پر مکمل اعتماد ہے---

مالک بن انس ::: امام اور حافظ ہیں----

ابن شہاب زہری ::: فقیہ اور حافظ ہیں ان کی عظمت اور پختگی پہ علماء کا اتفاق ہے----

محمد بن جبیر ::: ثقہ ہیں---

جبیر بن مطعم ::: صحابی ہیں اور تمام صحابہ عادل ہوتے ہیں----

(4) یہ حدیث شاذ نہیں ہے کیونکہ اس میں کسی راوی نے اپنے سے زیادہ ثقہ راوی سے اختلاف نہیں کیا---

(5) اس میں کوئی علت نہیں ہے جو اس کی صحت کو عیب دار کرے-----

سوال :::

صحیح کا حکم تحریر کریں---

جواب :::

محدثین ،، اصولیین اور فقہاء کے اجماع کی وجہ سے اس حدیث پر عمل کرنا واجب ہے---یہ شرعی حجتوں میں سے ایک حجت ہے اور مسلمان کے لیے

کوئی گنجائش نہیں ہے کہ وہ صـــحیح حدیث پہ عمل کو ترک کردے---

سوال :::

محدثین کے اس قول "" هذا حدیث صحیح "" یا "" هذا حدیث غیر صحیح "" کا کیا مطلب ہے ؟؟؟

جواب :::

""هذا حدیث صحیح ""

اس قول کا مطلب یہ ہے کہ سابقہ پانچ شرائط اس میں پائی گئی ہیں---اس کا یہ مطلب نہیں کہ نفس الامر میں اس کی صـحت قطعی اور یقینی ہے کیونکہ ثقہ راوی سے بھی خطا کا ہونا ممکن ہے----

""هذا حدیث غیر صحیح ""

محدثین کے اس قول ســے مراد یہ ہے کہ ســابقہ پانچ شــرائط اس میں نہیں پائی گئیں---اس بات کا یہ مطلب نہیں ہے کہ یہ نفس الامر میں جھوٹ ہے کیونکہ کثیر

خطاء کرنے والے سے بھی درست بات کا ہونا ممکن ہے---

سوال :::

کیا کسی سند کے بارے میں یقین کے ساتھ یہ کہا جاسکتا ہے کہ یہ صحیح ترین سند ہے ؟؟؟

جواب :::

مطلقاً کسی بھی سند کے بارے میں یقین کے ساتھ نہیں کہا جاسکتا کہ یہ صحیح ترین سند ہے کیونکہ صحیح کے مراتب کا اختلاف سند میں صحت کی شرائط کی موجودگی پر مبنی ہے اور تمام شرائط میں بلند درجات کا ثابت ہونا بہت قلیل ہے لہذا بہتر یہی ہے کہ مطلقا کسی سند کو صحیح ترین سند نہ کہا جائے ---

لیکن اس کے باوجود بعض آئمہ سے اصح الاسانید کے متعلق اقوال نقل کیے گئے ہیں ظاہر ہے کہ ہر

امام نے اسی سند کو صحیح قرار دیا جو ان کے ہاں قوی تھی----

سوال :::

بعض آئمہ نے جن اسانید کو اصح الاسانید قرار دیا ہے ان کو بیان کریں---

جواب :::

(1) الزہری عن سالم عن ابیہ ::: یہ قول اسحاق بن راھویہ کا ہے ----

(2) ابن سیرین عن عبیدۃ عن علی ::: یہ قول ابن مدینی اور فلاس سے نقل کیا گیا ہے----

(3) الأعمش عن ابراھیم عن علقمۃ عن عبداللہ ::: یہ قول ابن معین سے نقل کیا گیا ہے----

(4) الزهری عن علی بن حســین عن ابیہ عن علی ::: یہ قول ابو بکر بن ابی شیبہ سے منقول ہے----

(5) مـالـک عن نـافع عن ابن عمر ::: یــہ قول امـام بخاری سے مروی ہے----

سوال :::

صرف صحیح احادیث پہ مشتمل سب سے پہلے کون سی کتاب لکھی گئی ؟؟؟

جواب :::

سب سے پہلی کتاب جو خالصتاً صحیح احادیث کے بارے میں لکھی گئی وہ صــحیح البخاری ہے اور اس کے بعد صحیح مسلم ہے اور یہ دونوں کتب قرآن کے بعد اصـــح ترین کتب ہیں اور ان کو قبول کرنے پہ پوری امت کا اجماع ہے-----

سوال :::

صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں سے کون سی کتاب زیادہ صحیح ہے ؟؟؟

جواب :::

صحیح بخاری صحیح مسلم شریف سے زیادہ صحیح ہے اور اس میں صحیح مسلم کی بنسبت زیادہ فوائد ہیں کیونکہ صحیح بخاری کی احادیث کی اسناد پوری طرح متصل ہیں اور ان کے راوی زیادہ ثقہ ہیں اور اس وجہ سے بھی صحیح البخاری کو مسلم پہ فوقیت ہے کہ بخاری میں ایسے فقہی استنباطات اور حکمت والے نکات موجود ہیں جو صحیح مسلم میں نہیں ہیں----

بخاری مسلم پہ مجموعی اعتبار سے فوقیت رکھتی ہے ورنہ مسلم شریف میں بعض ایسی احادیث بھی ہیں جو بخاری کی بعض احادیث سے زیادہ قوی ہیں---اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ صحیح مسلم بخاری شریف سے اصح ہے---((لیکن درست یہی ہے کہ بخاری اصح ہے))----

سوال :::

کیا شـــیخین نے صـــحیح احادیث کا احاطہ یا اس کا التزام کیا ہے ؟؟؟

جواب :::

شـــیخین نے اپنی صـــحیحین میں صـــحیح احادیث کا احاطہ نہیں کیا اور نہ ہی اس کا التزام کیا ہے---

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں :::

میں نے اس کتاب میں صـرف صـحیح حدیث کو لکھا ہے اور میں نے ((کثیر)) صحیح احادیث کو طوالت کے خوف سے چھوڑ دیا ہے---

امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں :::

ہر وہ حدیث جو میرے نزدیک صـــحیح تھی اس کو میں نے نہیں لکھا بلکہ میں نے اس کتاب میں صـرف ان احادیث کو لکھا ہے جن کی صـــحت پر محدثین کا اجماع ہے-----

سوال :::

کیا شــیخین ســـے کثیر صـــحیح احادیث چھوٹی ہیں یا قلیل ؟؟؟

جواب :::

اس بارے میں دو اقوال ہیں :::

(1) حافظ ابن اخرم فرماتے ہیں کہ ان ((شــــیخین)) ســـے بہت کم صـــحیح احادیث رہ گئی ہیں--لیکن اس قول کا انکار کردیا گیا ہے----

(2) صــــحیح قول یہ ہے کہ ان ســــے کثیر صــــحیح احادیث چھوٹ گئی ہیں---

امام بخاری سے ایک قول نقل کیا گیا ہے آپ فرماتے ہیں :::

میں نے کثیر صحیح احادیث کو چھوڑا ہے----

ایک اور قول ہے کہ :::

میں نے ایک لاکھ صـــــحیح احادیث اور دو لاکھ غیر صحیح احادیث کو یاد کیا ہے----

سوال :::

بخاری و مسلم میں کتنی احادیث ہیں ؟؟؟

جواب :::

بخاری :::

بخاری شریف میں مکررات کو ڈال کر سات ہزار دو سو پچھتر احادیث بنتی ہیں جبکہ مکررات کو حذف کیا جائے تو احادیث کی تعداد چار ہزار رہ جائے گی----

مسلم :::

اس میں مکررات کے ساتھ بارہ ہزار احادیث ہیں جبکہ مکررات کو محذوف کیا جائے تو چار ہزار احادیث بنتی ہیں----

سوال :::

وہ بقیہ صحیح احادیث جو شیخین سے رہ گئی ہیں ہم انہیں کہاں پائیں گے ؟؟؟

جواب :::

ہم ان صـــحیح احادیث کو مشـــہور و معتمد کتب میں پائیں گے----

مثلا ::: صـــحیح ابن خزیمہ ،، صـــحیح ابن حبان ،، مستدرک الحاکم ،، سنن اربعہ ((سنن ترمذی ،، نسائی ،،، ابو داؤد ،، ابن ماجہ)) ،، سنن دارقطنی اور سنن بیہقی وغیرہ میں---

سوال :::

کیا ان مذکورہ کتب میں حدیث کا پایا جانا اس بات پہ دلالت کرتا ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے ؟؟؟

جواب :::

جی نہیں ،،

صـــرف ان کتب میں کســـی حدیث کے پائے جانے کا مطلب یہ نہیں کہ وہ حدیث صـــحیح ہو جائے گی لیکن

اگر صـــاحب کتاب شـــرط لگادے کہ وہ اس کتاب میں صرف صحیح احادیث کو ہی ذکر کرے گا تو تب اس کتاب میں حدیث کا پایا جانے اس کے صـــحیح ہونے پہ دلالت کرے گا----

مثلا ::: صحیح ابن خزیمہ

اس کتاب میں حدیث کا پایا جانا اس بات پہ دلیل ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے کیونکہ اس کے مصنف نے کتاب میں صـــرف صـــحیح احادیث لکھنے کی شـــرط لگائی ہے----

((الکلام علی مســـتدرک الحاکم وصـــحیح ابن خزیمۃ وصحیح ابن حبان))

سوال :::

امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب "" مستدرک الحاکم "" کے بارے میں بیان کریں----

جواب :::

مستدرک الحاکم احادیث کی ایک ضخیم کتاب ہے اس میں امام حاکم نے ان صـــحیح احادیث کو ذکر کیا ہے جو شـیخین یا ان میں سے کسـی ایک کی شـرائط پہ اترتی ہیں اور شـــیخین نے ان ا حادیث کو نہیں ذکر کیا۔۔اس کے علاوہ امام حاکم نے ان احادیث کو بھی ذکر کیا ہے جو ان کے نزدیک صـحیح ہیں اگرچہ وہ شـیخین کی شـرائط پہ پوری نہ اترتی ہوں۔۔۔اور کسـی کســـی جگہ وہ احادیث بھی ذکر کی ہیں جو صـــحیح نہیں ہیں لیکن ان ا حادیث کو ذکر کرنے کے ســـاتھ ساتھ ان پہ تنبیہ بھی کی ہے۔۔۔

امام حاکم احادیث کو صـــحیح قرار دینے میں نرمی سے کام لیتے ہیں ((یعنی کسی حدیث کے بارے میں زیادہ چھان بین نہیں کرتے اور جلد ہی صـــحیح کا حکم لگادیتے ہیں))۔۔لہذا مناســب ہے کہ ان احادیث کے بارے میں چھان بین کی جائے اور ان پر وہ حکم لگایا جائے جس کے وہ لائق ہیں۔۔۔

امام ذھبی نے ان کی کتاب کی چھان بین اور تحقیق وغیرہ کی ہے اور اکثر احادیث پہ وہ حکم لگایا ہے جو ان کے لائق ہے لیکن اس کے باوجود یہ کتاب ہمیشہ تحقیق کی محتاج رہے گی۔۔۔۔

سوال :::

صحیح ابن حبان کا تعارف کروائیں۔۔۔

جواب :::

اس کتاب کی اپنی ایک جدید ترتیب ہے نہ اس کو ابواب کی طرز پہ مرتب کیا گیا ہے اور نہ مسانید کی ترتیب پر۔۔۔اسی وجہ سے اس کتاب کو "" التقاسیم الانواع "" کا نام دے دیا گیا ہے۔۔۔اس کتاب میں کسی حدیث کو ڈھونڈنا بہت مشکل ہے۔۔۔بعض متاخرین نے اس کتاب کی ابواب بندی کی ہے۔۔۔

اس کتاب کے مصنف ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کسی حدیث پہ صحیح کا حکم لگانے میں نرمی سے کام لیتے ہیں لیکن امام حاکم کی نسبت ابن حبان میں نرمی کم ہے۔۔۔

سوال :::

صحیح ابن خزیمہ کے بارے میں بیان کریں---

جواب :::

""صحیح ابن خزیمہ "" صحیح ابن حبان سے اعلی ہے کیونکہ اس کے مصنف حدیث پہ صحیح کا حکم لگانے میں نرمی سے کام نہیں لیتے حتی کہ اگر کسی حدیث کی سند میں ذرا سا بھی کلام ہے تو صحیح کا حکم لگانے میں توقف کرتے ہیں---

((المستخرجات علی الصحیحین))

سوال :::

مستخرج کا موضوع بیان کریں---

جواب :::

مستخرج کا موضوع یہ ہے کہ مصنف حدیث کی کسی کتاب کو لے کر اس کی احادیث کو اپنی ذاتی اسناد سے بیان کرے صاحب کتاب کی سند کو بیان نہ

کرے اور سند میں صاحب کتاب کے ساتھ اس کے شیخ میں یا اس سے اوپر والے شیخ میں شریک ہو----

سوال :::

صحیحین پہ لکھی گئی مشہور ترین مستخرجات کے نام لکھیں----

جواب :::

(1) ابو بکر اسماعیلی کی مستخرج

ان کی یہ مستخرج صحیح البخاری پہ ہے----

(2) ابو عوانہ اسفرایینی کی مستخرج

یہ مستخرج صحیح مسلم پہ ہے----

(3) ابو نعیم اصبہانی کی مستخرج

یہ مستخرج بخاری اور مسلم دونوں پہ ہے----

سوال :::

کیا مستخرجات کے مصنفین نے الفاظ میں صحیحین کی موافقت کی ہے ؟؟؟

جواب :::

جی نہیں ،،

مستخرجات کے مصنفین نے الفاظ میں صحیحین کی موافقت نہیں کی کیونکہ انہوں نے احادیث کو ان الفاظ کے ساتھ بیان کیا ہے جن الفاظ کے ساتھ احادیث ان تک پہنچی ہیں تو اس وجہ سے صحیحین اور مستخرجات کے الفاظ میں تھوڑا سا تفاوت آگیا ہے---

سوال :::

امام بیہقی اور بغوی رحمہما اللہ نے اپنی مستقل کتب میں صحیحین سے احادیث لے کر لکھی ہیں اور الفاظ میں تھوڑا سا تفاوت بھی ہوا ہے لیکن اس کے باوجود

انہوں نے یہ کیوں لکھا "" رواہ البخاری أو رواہ مسلم "" ؟؟؟؟

جواب :::

ان کی مراد یہ ہے کہ ان احادیث کی اصل کو شیخین نے روایت کیا ہے----

سوال :::

کیا کوئی شخص مستخرجات سے حدیث کو بعینہ نقل کرکے اس کو شیخین کی طرف منسوب کرسکتا ہے ؟؟؟

جواب :::

جی نہیں ،،

وہ بعینہ مستخرجات سے احادیث نقل کرکے ان کو شیخین کی طرف منسوب نہیں کرسکتا ہاں اگر دو شرائط میں سے کوئی ایک شرط پائی جائے تب وہ منسوب کرسکتا ہے---

(1) وہ اس حدیث کا ((الفاظ میں)) شیخین کی روایت سے تقابل کروائے----

(2) صاحب مستخرج اپنی مستخرج میں حدیث لکھنے کے بعد یہ لکھ دیں "" أخرجاہ بلفظہ "" ((یعنی شیخین نے اس حدیث کو انہی الفاظ کے ساتھ نقل کیا ہے))---
اگر ان دو شرائط میں سے کوئی ایک شرط بھی پائی جائے تو وہ مستخرج کی حدیث کو بعینہ نقل کرکے شیخین کی طرف منسوب کرسکتا ہے-----

سوال :::

کیا مستخرجات کا کوئی فائدہ بھی ہے ؟؟؟

جواب :::

جی ہاں ،،

بلکل ان کے کثیر فوائد ہیں ان میں سے تین اہم فوائد ذکر کرتا ہوں :::

(1) سند کا عالی ہونا :::

اس سے مراد یہ ہے کہ اگر مستخرج کا مصنف کسی حدیث کو بخاری کے طریق سے روایت کرتا ہے تو بخاری والی سند ""انزل"" ہوجائے گی اور مستخرج کی سند اعلی ہوجائے گی----

(2) صحیح کی مقدار میں زیادتی :::

کیونکہ بعض احادیث میں الفاظ کا اضافہ ہوجاتا ہے اور تتمہ بیان ہوجاتا ہے-----

(3) کثرت طرق کی وجہ سے قوت حاصل ہونا :::

جب اس حدیث کی ایک سے زیادہ اسناد ہوجائیں گی تو معارضہ کے وقت یہ ترجیح کا فائدہ دے گی-----

سوال :::

صـــحیح بخاری کی وہ کون ســـی احادیث ہیں جن پر صـحیح ہونے کا حکم لگایا گیا ہے اور امت نے انہیں قبول کیا ہے ؟؟؟

جواب :::

جن احادیث کو انہوں ((یعنی شـــیخین)) نے ســـند متصل کے ساتھ ذکر کیا وہ بلکل صحیح ہیں---

اور وہ احادیث جن کی اسـناد کے شـروع میں ایک یا ایک ســـے زیادہ راوی حذف ہوں ان کو معلقات کہا جاتا ہے اور یہ ((معلقات)) بخاری شـریف میں کثیر پائی جاتی ہیں لیکن صـــرف اور صـــرف ابواب کے تراجم میں پـائی جـاتی ہیں ابواب کے درمیـان ہرگز نہیں پائی جاتیں---صـــحیح مسـلم میں صـرف باب تیمم میں ایـک ہی معلق حـدیـث ہے اس کے علاوہ کہیں نہیں ہے---

اور ان کا حکم یہ ہے کہ :::

ان میں ســے جو روایت جزم کے صــیغے کے ســاتھ ہوگی مثلا ::: قال ،، أمر ،، ذکر تو اس پر صـــحیح ہونے کا حکم لگادیا جائے گا----

اور جو روایات جزم کے صیغے کے ساتھ نہیں ہوں گی مثلا ::: یروی ،، یذکر ،، یحکی ،، روی ،، وغیرہ تو ان پہ صحیح ہونے کا حکم نہیں لگے گا لیکن اس کے باوجود یہاں ((یعنی صحیحین میں)) کوئی بھی ضعیف حدیث موجود نہیں کیونکہ وہ روایت ایسی کتاب میں داخل ہوگئی ہے جس کو صحیح کا نام دیا گیا ہے ((یعنی صحیح البخاری اور صحیح مسلم))------

سوال :::

صحیح کے مراتب ذکر کیجیے----

جواب :::

جیسا کہ پیچھے گزر چکا ہے کہ بعض علماء نے اپنے نزدیک موجود اصح الاسانید ذکر کیں---تو ان پر اور صحیح احادیث میں پائی جانے والی دیگر شرائط پہ بناء کرتے ہوئے یہ کہا جاسکتا ہے کہ صحیح احادیث کے کئی مراتب ہیں----

(1) صحیح احادیث میں سے سب سے اعلی مرتبہ اس کا ہے جو اصح الاسانید میں سے کسی سند کے ساتھ مروی ہو----

مثلا ::: مالک عن نافع عن ابن عمر

(2) اس سے کم مرتبے والی وہ حدیث ہے جو ان راویوں سے مروی ہو جو پہلی سند ((یعنی اصح الاسانید)) کے راویوں سے کم درجہ ہیں-----

مثلا :::

حماد بن سلمۃ عن ثابت عن انس

(3) تیسرا مرتبہ اس صحیح حدیث کا ہے جو ایسے راویوں سے مروی ہو جو ثقاہت کے ادنی درجے کے ساتھ موصوف ہوں------

مثلا :::

سھیل بن ابی صالح عن ابیہ عن ابی ھریرۃ

مذکورہ بالا تفصیل سے صحیح حدیث سات مراتب میں تقسیم ہوتی ہے :::

(1) جس پہ امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ متفق ہوں ((اور یہ سب سے بلند درجے والی ہے))

(2) جس کو صرف امام بخاری نے روایت کیا ہو----

(3) جس کو صرف امام مسلم نے روایت کیا ہو----

(4) جو شیخین کی شرائط پہ پوری اترتی ہو لیکن انہوں نے اسے بیان نہیں کیا----

(5) جو امام بخاری کی شرائط پہ پوری اترتی ہو لیکن امام بخاری اسے روایت نہ کریں----

(6) جو امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کی شرائط پہ اترتی ہو اور انہوں نے اسے بیان نہ کیا ہو-----

(7) ساتواں نمبر اس کا ہے جو شیخین پہ شرائط پہ پوری نہ اترے بلکہ ان کے علاوہ آئمہ کرام جیسا کہ ابن خزیمہ اور ابن حبان وغیرہ کے نزدیک صحیح ہو-----

سوال :::

شیخین کی شرائط پہ نوٹ لکھیں----

جواب :::

شیخین نے کسی شرط کی کوئی وضاحت نہیں کی بایں طور کہ انہوں نے یہ شرط لگائی ہے یا اسے معین کیا ہے سوائے ان شرائط کے جن پر صحیح میں اتفاق ہے---

لیکن بحث کرنے والے علماء کرام نے شیخین کے اسالیب کی روشنی میں تحقیق کرکے اپنے خیالات کا

اظہار کیا اور ہر ایک نے اپنے خیال کے مطابق کہا کہ ان دونوں کی یہ شرط تھی یا ان میں سے کسی ایک کی شرط تھی----

اس بارے میں سب سے بہتر قول یہ ہے کہ شیخین کی شرائط سے مراد یہ ہے کہ وہ حدیث ان دونوں کتب یا کسی ایک کتاب کے راویوں کی سند سے اس طرح مروی ہو کہ بیان میں اس کیفیت کی رعایت رکھی گئی ہو جس کا شیخین نے راویوں سے روایت لینے میں التزام کیا ہے-----

سوال :::

محدثین کے قول "" متفق علیہ "" کا کیا مطلب ہے ؟؟؟

جواب :::

جب محدثین کسی حدیث کے بارے میں "" متفق علیہ "" کہتے ہیں تو اس سے ان کی مراد یہ ہوتی ہے کہ شیخین نے اس حدیث کی صحت پہ اتفاق کیا ہے امت کا اتفاق اس سے مراد نہیں لیکن ابن صلاح کہتے ہیں

"" شیخین کے اتفاق سے امت کا اتفاق خودبخود لازم آجاتا ہے کیونکہ جس حدیث پہ شـــیخین متفق ہیں اس کو امت نے بھی قبول کیا ہے-----

سوال :::

کیا حدیث کے صـــحیح ہونے کے لیے اس کا عزیز ہونا شرط ہے ؟؟؟

جواب :::

حدیث صـحیح کے لیے عزیز ہونا شـرط نہیں ہے اس معنی میں کہ اس حدیث کی دو اســـناد ہوں---کیونکہ صـحیحین اور اس کے علاوہ دیگر کتب میں صـحیح احادیث موجود ہیں لیکن وہ غریب ہیں---

بعض علماء جیســـا کہ امام حاکم اور ابو علی جبائی المعتزلی کا کہنا ہے حدیث صحیح کے لیے عزیز ہونا شـــرط ہے لیکن ان کا یہ قول اجماع امت کے خلاف ہے----

((الحسن))

سوال :::

حسن کی لغوی اور اصطلاحی تعریف کریں----

جواب :::

((لغوی تعریف))

"" حسن "" صفت مشبہ کا صیغہ ہے اور اس کا مطلب ہے "" خوبصورتی ""----

((اصطلاحی تعریف))

حدیث حسن کا درجہ صحیح اور ضعیف کے درمیان ہے اس لیے علماء کا اس کی تعریف میں اختلاف ہے بلکہ بعض نے حسن کو صحیح اور ضعیف کی ایک قسم قرار دیا ہے---

حسن کی چند تعریفات درج ذیل ہیں :::

(1) خطابی کی تعریف :::

حدیث حســـن وہ ہوتی ہے جس کا مخرج معلوم ہو ،، اس کے راوی مشہور ہوں اور اس پہ اکثر احادیث کا مدار ہو یعنی اس کو اکثر علماء نے قبول کیا ہو اور عام فقہاء نے اسے استعمال کیا ہو----

(2) امام ترمذی کی تعریف :::

ہر وہ حدیث جو اس طرح روایت کی گئی ہو کہ اس کی سند میں متھم بالکذب راوی نہ ہو اور نہ وہ حدیث شاذ ہو اور وہ اس کے علاوہ طرق سے مروی ہو تو وہ ہمارے نزدیک ((یعنی امام ترمذی کے نزدیک)) حسن ہے----

(3) ابن حجر کی تعریف :::

آپ فرماتے ہیں ::: وہ خبر واحد جس کی سند متصل ہو ،، اس کو نقل کرنے والا راوی عادل اور تام الضبط ہو ،، وہ حدیث شاذ اور معلل نہ ہو تو وہ صحیح لذاتہ ہے لیکن اگر وہ راوی تام الضبط نہ ہو

((لیکن بقیہ شــرائط پائی جائیں)) تو وہ حدیث حســن لذاتہ ہوگی----

ابن حجر کی تعریف ســـب ســـے بہتر ہے---خطابی کی تعریف پہ کئی اعتراضـــــات ہیں اور امام ترمذی نے حســن کی دو اقسام "" حســن لذاتہ اور حســن لغیرہ "" میں ســـے حســن لغیرہ کی تعریف کی ہے لیکن ان کو حسن لذاتہ کی تعریف کرنی چاہیے تھی کیونکہ حسن لغیرہ اصـــلا ضـــعیف ہوتی ہے لیکن زیادہ طرق کی وجہ سے اس کی ضعف والی کمی پوری ہوجاتی ہے اور وہ حسن کے درجے کو پہنچ جاتی ہے------

سوال :::

حسن کا حکم بیان کریں----

جواب :::

جس طرح صـــحیح حدیث ســـے دلیل پکڑی جاتی ہے اســی طرح حســن ســـے بھی دلیل پکڑی جاســکتی ہے

اگرچہ یہ قوت میں صـــحیح ســـے کم ہے۔۔۔تمام فقہاء حدیث حســـن ســـے دلیل پکڑتے ہیں اور اس پر عمل بھی کرتے ہیں ان کے علاوہ بڑے بڑے محدثین اور اصـــولیین بھی اس ســـے دلیل پکڑنے کے قائل ہیں سوائے چند شدت پسند علماء کے۔۔۔بعض نرمی برتنے والے علماء مثلا ::: امام حاکم ،، ابن حبان اور ابن خزیمہ نے اس کو صـحیح کی انواع میں درج کیا ہے باوجود اس کے کہ وہ اس بات کا اقرار کرتے ہیں کہ حسن صحیح سے کم درجے کی ہے۔۔۔۔۔

سوال :::

حسن کی مثال ذکر کریں۔۔۔۔

جواب :::

حســـن کی مثال امام ترمذی کی ایک روایت ہے آپ فرماتے ہیں :::

حدثنا قتیبۃ وحدثنا جعفر بن ســلیمان الضــبعی عن ابی عمران الجونی عن ابی بکر بن ابی موسیٰ الاشــعری قال ســمعت ابی بحضــرۃ العدو یقول ::: قال رســول اللہ

صـــلى الله علیہ وآلہ وســـلم ان أبواب الجنۃ تحت ظلال السیوف

ترجمہ :::

((سند کے آخر سے ترجمہ کرنے لگا ہوں))

ابو بکر بن موســـیٰ اشـــعری فرماتے ہیں کہ میں نے دشمن کی موجودگی میں اپنے والد ابو موسیٰ اشعری کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وســـلم نے فرمایا "" جنت کے دروازے تلواروں کے سائے تلے ہیں ""----

اس حدیث کے بارے میں امام ترمذی کہتے ہیں کہ یہ حدیث حسن غریب ہے---

یہ حدیث حســن اس وجہ ســے کیونکہ اس کے چاروں راوی ثقہ ہیں ســـوائے جعفر بن ســـلیمان الضـــبعی کے---اس وجہ سے یہ حدیث صحیح کے درجے سے حسن کے درجے پہ اتر آئی ہے-----

سوال :::

حسن کا کیا مرتبہ ہے ؟؟؟

جواب :::

جس طرح صحیح احادیث کے مراتب ہیں اسی طرح حسن کے بھی مراتب ہیں---

امام ذہبی رحمہ اللہ تعالیٰ نے حسن کے دو مراتب بنائے ہیں :::

(1) سب سے بلند درجے والی :::

بہز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ ،، عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ،، ابن اسحاق عن التیمی اور اس طرح کی دیگر مثالیں سب سے بلند درجے والی حسن کی ہیں----

(2) دوسری قسم وہ ہے جس کے حسن اور ضعیف ہونے میں اختلاف ہے

مثلا :::

حارث بن عبداللہ ،، عاصم بن ضمرۃ اور حجاج بن ارطاۃ اور ان جیسے دیگر راویوں کی روایت-----

سوال :::

محدثین کے اس قول "" حدیث صحیح الاسناد أو حسن الاسناد "" کا کیا مطلب ہے ؟؟؟

جواب :::

محدثین کے اس قول "" حدیث صحیح الاسناد "" کا مرتبہ اس قول "" ھذا حدیث صحیح "" سے کم ہے ----

اور اسی طرح اس قول "" ھذا حدیث حسن الاسناد "" کا مرتبہ اس قول "" ھذا حدیث حسن "" سے کم ہے-----

کیونکہ کبھی کبھی ایسا ہوتا ہے کہ "" سند "" صحیح یا حسن ہوتی ہے لیکن "" متن "" شاذ یا معلول ہونے کی وجہ سے صحیح یا حسن نہیں ہوتا----

گویا کہ محدث جب یہ کہتا ہے "" ھذا حدیث صحیح "" تو ہمیں اس بات کی ضمانت دیتا ہے کہ صحیح کی پانچوں شرائط اس میں پائی جارہی ہیں اور جب وہ کہتا ہے "" ھذا حدیث صحیح الاسناد "" تو اس بات

کی ضـمانت دیتا ہے کہ صـحیح کی پانچ شـرائط میں سـے تین شـرائط اس میں پائی جارہی ہیں اور وہ ہیں :::

(1) اتصال سند

(2) راویوں کا عادل ہونا

(3) راویوں کا تام الضبط ہونا

بقیہ دو شرائط ((شذوذ اور علت کے نہ ہونے)) کی ضـمانت نہیں لیتا کیونکہ اسـے ان شـرائط کے پائے جانے کا یقین نہیں ہوتا-----

لیکن اگر کوئی معتمد حـافظ الحـدیث یـہ قول "" ھذا حدیث صـــحیح الاســـناد "" پر اقتصـــار کرتا ہے اور کوئی علت ذکر نہیں کرتـا تو ظـاہر یہی ہے کہ متن بھی صحیح ہے کیونکہ متن کی اصل شذوذ اور علت کا نہ ہونا ہے--------

سوال :::

امام ترمذی کے اس قول "" حدیث حسن صحیح "" کا کیا مطلب ہے ؟؟؟

جواب :::

اس عبارت کا ظاہر انسـان کے دماغ میں اشـکال پیدا کرتا ہے کہ حسن "" صحیح "" سے کم درجے والی حدیث ہے تو حسـن اور صـحیح اپنے مرتبے کے تفاوت کے باوجود کیسے جمع ہوسکتی ہیں ؟؟؟

علماء نے اس کے متعدد جواب دیے ہیں :::

(1) اگر حدیث کی دو یا دو سـے زیادہ اسـناد ہیں تو اس قول کا مطلب ہے کہ یہ حدیث ایک سـند کے اعتبار سے حسن ہے جبکہ دوسری سند کے اعتبار سے صحیح ہے---------

(2) اگر حدیث کی ایک ہی سـند ہو تو اس قول کا مطلب ہے کہ یہ حدیث ایک قوم کے نزدیک صـحیح ہے جبکہ دوسری قوم کے نزدیک حسن ہے----

گویا کہ امام ترمذی اپنے اس قول کے ذریعے علماء کے درمیان اس حدیث کے حکم میں جو اختلاف ہے اس کی طرف اشارہ کررہے ہیں یا اس بات کی طرف اشـارہ کررہے ہیں کہ ان دونوں احکام ((یعنی حسن

اور صـــــحیح)) میں ســـــے کوئی بھی ان کے نزدیک راجح نہیں ہے----

سوال :::

امام بغوی نے اپنی کتاب "" مصـــــابیح "" میں احادیث کی جو تقسیم کی ہے اسے بیان کریں---

جواب :::

امام بغوی نے اپنی کتاب مصـــابیح میں احادیث کو اس طرح تقسیم کیا ہے کہ ان کے علاوہ کسی بھی محدث نے اس طرح احادیث کو تقسیم نہیں کیا----

جو احادیث صـحیحین یا ان میں سـے ایک کسـی ایک کتاب میں ہیں تو ان کی طرف اشـــارہ کرنے کے لیے انہوں نے "" صـــحیح "" کا لفظ اســـتعمال کیا ہے اور جو احادیث سـنن اربعہ ((یعنی سـنن ترمذی ،، نسـائی ،، ابن ماجہ ،، ابو داؤد)) میں ہیں ان کی طرف اشارہ کرنے کے لیے انہوں نے "" حسن "" کا لفظ استعمال کیا ہے---اور یہ اصـــطلاح عام محدثین کی اصـــطلاح سـے ہٹ کر ہے کیونکہ سـنن اربعہ میں صـحیح ،،

حســـن ،، ضـــعیف ،، اور منکر احادیث بھی موجود ہیں-----

اسی وجہ سے ابن صلاح اور امام نووی نے اس بات پر تنبیہ کی ہے کہ اگر کوئی امام بغوی کی کتاب "" مصـابیح "" کو پڑھے تو اسـے چاہیے امام بغوی کی اصطلاحات کو پہلے سے معلوم کرے-----

سوال :::

کن کتب میں حسن احادیث مل جائیں گی ؟؟؟

جواب :::

جس طرح علماء نے صـحیح احادیث پہ مسـتقل کتب لکھی ہیں اس طرح حسـن حدیث کے بارے میں کوئی مستقل کتاب نہیں ہے لیکن ایسی کتب موجود ہیں جن میں حسـن أحادیث کثرت سـے پائی جاتی ہیں ان کے نام درج ذیل ہیں :::

(1) جامع الترمذی

حسـن کی معرفت میں اصـل کتاب جامع الترمذی ہے اور امام ترمذی نے اپنی سـنن میں حسـن أحادیث کو مشـہور کیا ہے اور ان کو کثرت سـے ذکر کیا ہے۔۔لیکن خبردار رہنا چاہیے کہ صحیح ،، حسن اور ان جیسـی دیگر اصـطلاحات میں امام ترمذی کے نسـخوں میں اختلاف ہے لہذا حدیث کے طالب علم پہ لازم ہے کہ وہ نسـخہ اختیار کرے جو محقق ہو اور اصول معتمدہ کے ساتھ اس کا مقابلہ کروایا گیا ہو۔۔۔۔

(2) سنن ابی داؤد :::

امام ابو داؤد نے مکہ والوں کی جانب جو خط لکھا اس میں یہ بات ذکر کی کہ :::

وہ اپنی اس کتاب ((سـنن ابی داؤد)) میں صـحیح احادیث ذکر کریں گے اور ان احادیث کا ذکر کریں گے جو صـحیح کے مشـابہ ہیں یا صـحیح کے قریب ہیں۔۔اور جن احادیث میں شدید ضعف ہوگا اس کو وہ بیـان کردیں گے اور جس کے بـارے میں کچھ بھی بیان نہیں کریں گے تو وہ حدیث صـالح ہوگی ((یعنی قابلِ احتجاج ہوگی))۔۔۔۔

تو اس بنیاد پہ ہم کہ سکتے ہیں کہ جس حدیث کا ضعف انہوں نے بیان نہیں کیا اور وہ حدیث معتمد آئمہ کے نزدیک صحیح نہ ہو تو وہ حدیث امام ابو داؤد کے نزدیک حسن ہوگی-----

(3) سنن دارقطنی :::

امام دارقطنی نے اپنی کتاب میں کثیر احادیث کے حسن ہونے پہ نص بیان کی ہے-----